

The Holy Bible's Concept of Hell:

(An Analytical, Comparative and Descriptive Study)

One cannot get reward of one's good deeds or punishment of bad deeds fully in this world. The holy and sacred books of many religions teach the concept of life Hereafter and the Day of Judgment to their believers to receive the punishment of their bad deeds fully in hell. The Bible is one those primary books of the world religions which present the idea of Judgment and punishment in hell. This study presents the discussion and results of this very important question: What is the Bible's concept of hell?

Starting with the King James Bible which is also called the Authorized Version of the Bible, this study examines the relevant verses and passages of both the Old and New Testaments of the Modern Bibles in which the term hell has been used. This study also notes the various trends of modern Bibles regarding the use of Hell.

The use of the term in the Old Testament as well as in the New Testament has been inspected comparatively in eight Bibles published in English language during the twentieth century. Similarly, various terms, which have been used instead of hell in the Urdu Bibles of both the Catholic and Protestant Christians, have been studied to discover the

طرح صحیحوں کی بائبل بھی وجود میں آئی جہاں کے نزدیک Holy Bible یعنی مقدس کتاب ہے۔ اس کے اکثر ترانے انگریزی زبان میں ہی ہوتے ہیں۔ اس کے بعد سادہ فہم و سادہ لہجہ کی زبانوں کی طرف حیات اور المیت اور صحت اور المیت کی تعلیم دیتے ہیں وہاں دوسری طرف جگہاں دینی شریعوں اور گناہوں کو مزا اور خطاب کے مقام Hall سے بھی دور کرتے ہیں۔ انجیل اربعہ میں خود سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سے منسوب خطابات اور خط و نصائح میں بھی ختم سے ڈرایا گیا ہے۔ اس میں مفسر میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ بائبل کا تصور ختم کیا ہے؟

یہ سوال بہت اہم اور اس کا جواب انجیلی خاصیت و جمیع کا اختلافی اور بہت پیچیدہ بھی ہے۔ (۱) اس پیچیدگی کی ایک وجہ بات ہے۔ خلافاً باہر کے مسیحوں کی بھاری اکثریت چونکہ اصل عبرانی اور چلتی سے اختلاف کی بجائے صرف تراجم پر انکشاف کرتی ہے اس لئے بائبل میں صرف یہ گزرا گیا کہ زبانوں میں آتی ہیں بلکہ ۱۹۰۰ء تا ۱۹۵۰ء کے یہاں سالوں میں صرف انگریزی زبان ہی میں سو سے زائد تفسیر بائبل شائع ہو چکی ہیں (۲) عرب زبان میں یہ تفسیر بائبل ختم سے حلقہ اصل عبرانی اور چلتی سے اختلافات کا ترجمان زبانوں کے تفسیر الفاظ و اصطلاحات سے لڑائی کرتی ہیں۔ ان باتوں میں اگرچہ ختم کا ذکر پایا جاتا ہے لیکن اس سے حلقہ ان کی مہارت اور بات تفسیر ہے۔ مثلاً ۱۶۱۱ء میں شاہ انگلستان جیمز کی دلچسپی پر جان انتخاب جیمز کی ماہرین بائبل نے جو بائبل تیار کی وہ تفسیر جیمز (XIV) کے نام سے مشہور ہے (۳) اسے مستند بائبل (Authorized Version) بھی کہتے ہیں۔ انیسویں صدی کے آخر تک اس انگریزی بائبل کو دنیا بھر میں بہت سے اصلاحات حاصل رہا اور اب بھی بہت سے مہمانوں کے اس بائبل کو صرف کنگ جیمز بائبل ہے۔ تاہم انیسویں صدی میں انگلینڈ کے کئی مسکن علماء انیسویں شپ (کنگریگیشنلسٹ) (Wilberforce)، وکلیٹ (B. P. Westcott) اور لاکٹر (J. A. Hor) کو کنگ جیمز بائبل میں کئی غلطیوں اور نقصان کا شہید یا مہم تھا کہ کنگ ان کے مطابق یہ انگریزی متن دہلے نسخوں پر مبنی نہیں ہے۔ اس لئے انیسویں

صدی کے آخری ۲ لاکھ کے دوران انہوں نے آپکا اور بائبل چارکر شروع کی جسے ۱۸۸۱ء میں رچائو ڈوٹن (RV) کے نام سے پکائی گئی۔

اسلامیت اور مہاراج کی انہی خاص تصورات کو رچائو ڈوٹن میں بدل دیا گیا (۳) لیکن مشورہ چلیاں، ہادی رہی اور کئی نئی بائبل میں ہزاروں آتی رہیں۔ مثلاً انگریزی زبان میں رچائو ڈوٹن (RSV) کا مہد نامہ جدید ۱۹۴۶ء اور مہد نامہ قدیم ۱۹۵۲ء میں، رچائو ڈوٹن کیتھولک ایپلٹن (RSVC) کا مہد نامہ جدید ۱۹۶۵ء اور مہد نامہ قدیم ۱۹۶۶ء میں، لیوٹرکٹن ڈوٹن بائبل (NASB) ۱۹۷۱ء میں، نیو کنگ ڈوٹن (NKJV) کا مہد نامہ جدید ۱۹۷۹ء اور مہد نامہ قدیم ۱۹۸۲ء میں، نیو انٹرناشل ڈوٹن (NIV) کا مہد نامہ جدید ۱۹۷۳ء اور مہد نامہ قدیم ۱۹۷۸ء میں، گڈیز بائبل (GNB) ۱۹۷۶ء میں، نیو رچائو ڈوٹن (NRSV) کیتھولک ایپلٹن ۱۹۸۹ء، ڈیپلیرری بائبل ڈوٹن (CBV) ۱۹۹۸ء میں دلچسپ اور آواز دہانی میں آجسوی صدی میں شائع کی گئی بائبلوں کے علاوہ کئی صدی کی کتاب مقدس اسلام مقدس، کتاب مقدس نے اور بائبل ڈوٹن (NUBY) کا نقل دیا۔

ان نئی بائبلوں نے جہاں بہت سی مہاراج میں باتوں و اقلام کے حذف جانے کی تصدیق کرائی ہے وہاں انہوں نے ان دور میں بھی اہم نوعیت کی تبدیلیاں کرائی ہیں جن میں اللہ جنم (Hell) مذکور تھا۔ ان تبدیلیوں کا وجہ سے جنم سے جہنم کا تعلق تھا لیکن تعمیرات کا تصور ہو گیا جس کے نتیجے میں جنم کا پرانا تصور بھی برقرار نہیں رہ سکا۔ اب اس صورت حال نے عربی کی سہولت کو جنم دیا ہے۔ کنگ جھو بائبل کے مطابق جہنم (Hell) کا تصور کیا ہے؟ انگریزی اور آواز دہانی میں بائبل کی مذکورہ بالا مشہور بائبلوں میں جنم کے بارے میں کیا نئی باتیں تصدیق کرائی گئی ہیں؟ ان جدید بائبلوں کی بنیاد پر اب جنم کا کیا تصور ہے؟ جنم میں داخل ہونے کا سبب کیا ہے؟ یہ سارے ان بائبلوں کو پیش نظر رکھ کر انی سوالات سے بحث کرتا ہے۔

کنگ جھو بائبل کے مہد نامہ قدیم میں جنم:

انجیویں مصلیٰ کے ذریعہ حادثہ تک باقی رہنے والے تصور جہنم کو سمجھنے کے لیے اگر کنگ جموز ہائل کے عہد نامہ قدیم میں لفظ Hell یا hell کو تلاش کیا جائے تو یہ اس کی ہی کتب یعنی کتاب استغفار (Deuteronomy)، سموئیل دوم (2-Samuel)، ۱۰ صوب (Job)، زبور (Psalms)، اذکار (Proverbs)، یسہا (Isaiah)، حزقیال (Ezekiel)، اماوس (Amos)، یوناہ (Jonah) اور حزقیال (Habakkuk) میں مل آئیں گے۔ ہمارے اسی ہائل کے عہد نامہ جدید میں تلاش کریں تو یہ اس کی سات کتابیں یعنی متی (Matthew)، مرقس (Mark)، لوقا (Luke)، اعمال (Acts)، یعقوب (James)، پطرس (Peter) کا دومرا خط اور مکھڑ (Revelation) میں بھی ملتا ہے۔ کوہ کنگ جموز ہائل میں Hell کا ذکر مل جائے گا (۵۵) بار ہے۔

جہنم سے جتنی دوزخ کا تفصیلی مطالعہ کر لے کے لیے ہم پہلے کنگ جموز ہائل کے عہد نامہ قدیم کو لیتے ہیں۔

کنگ جموز ہائل کے عہد نامہ قدیم میں جہنم والی دوزخ کا تعریفاتی بیان:

اس میں hell کا ذکر پہلے کتاب استغفار میں صلی علیہ السلام سے منسوب ایک گیت میں واقع ہوا ہے۔ اس کے سابقہ سابق سے معلوم ہوتا ہے کہ چاکلی گوری تک ہے اس میں خدا کے عہد کی آگ ہے۔ اور یہ آگ بن لوگوں کو جلا کر پسم کر دے گی جو خدا کے باقی ہیں۔ جہاں کام کرتے ہیں وہ اس کی نظر میں برا ہے (۵۱)۔

سموئیل دوم میں hell کا ذکر ایک بار ہوا ہے۔ اس سے صرف کاظم (۵۲) ہے کہ جہنم میں sorrow یعنی دکھاوہ (۶)۔ یہ ایک دلچسپ بات ہے کہ یہاں لکھا گیا ہے کہ اللہ ایک گیت میں ہے جسے حضرت داؤد علیہ السلام سے منسوب کیا گیا ہے۔ سموئیل دوم کے مصنف کے مطابق یہ گیت انہوں نے اس وقت گایا جب خدا نے انہیں لڑنے کے سب دشمنوں اور منافقوں کے ہاتھ سے ہائی دیا۔

ایوب کی کتاب جہاں اصل شامری اور عجم ہے میں لفظ hell بار بار ہے۔ اس کے

مطابق خدا اور اس کا بھیجا جانے کی طرح اور ہوا ہے اور hell سے زیادہ گہرا ہے۔ عربیہ کہ
Hell خدا کے حضور کھانا ہے (۷)۔

زبور کی کتاب میں hell سات بار ملتا ہے۔ یہ کتاب بھی ایک سو پچاس ٹکڑوں پر
مشتمل شاعری ہے۔ hell کے بارے میں زبور کی کتاب بتاتی ہے کہ شریر اور بدنام
لوگوں جو خدا کو ٹھکراتے ہیں hell میں جائیں گے، حضرت داؤد علیہ السلام کی مدح hell
میں نہیں دیتے دی جانے کی؛ داؤد علیہ السلام کو hell کے آنکھوں نے ٹکڑا کر پھینکا؛ انہوں نے
اپنے دشمنوں کے لیے بد دعا کی کہ انہیں hell کی گروٹی میں داخل دے؛ انہوں نے
حضرت داؤد پر بڑا کرم فرمایا اور ان کی مدح کو hell سے نجات دی؛ hell میں بہت آنکھ
اور گم ہیں؛ اور اس میں سزا بچھانے جاتے ہیں (۸)۔

اسحاق کی کتاب میں hell کا ذکر سات بار ہوا ہے اس کے مطابق بیکاد صورت کے
قرم ایک آدمی کو hell تک پہنچا کر پھینک دیتے ہیں؛ پہلی صورت کا گھر hell کا راستہ ہے؛
اسل صورت کے مہمان hell کی گہرائیوں میں پڑتے ہیں؛ Hell خدا کے سامنے ہے؛
صاحب حق کی زندگی کا راستہ اور گناہ کا گھر ہے؛ hell میں دیگرے بکواس سے
دور جاتے؛ انکوں کی تار ب و تریہ میں چھڑی کا استعمال کرنا چاہئے تاکہ ان کی اصلاح
کو hell سے بچایا جائے؛ Hell اتنی وسیع اور گہرا ہے کہ کبھی نہیں سمجھتی (۹)۔

یسعیاہ کی کتاب میں hell کا ذکر چھ بار ہوا ہے اس کے مطابق وہ لوگ جن کی
مصلحتوں میں برباد ہوتا رہے، جن ہائری اور شراب، چھٹی چیزیں ہوتی ہیں انکے لیے
hell خود کو پہنچ کر بنا دیا جاتا ہے؛ ان کے عوام و خواص، عیال و خیمبر اس
میں ڈالے جائیں گے؛ بے انصاف اور غاصب حکمرانوں کے ساتھ ساتھ ظالم اور غلام
بادشاہ کا احتیال کرنے کے لیے Hell بے قرار ہے، اس کے کپڑے انکے آگے پیچھے ہر
طرف سے لپٹ جائیں گے؛ اپنے فحش کو تاروں سے بھی زیادہ بھڑکنے کے خواہش مند
خیمبر تک hell میں داخل دیتے جائیں گے؛ بنی اسرائیل کے ایک قبیلہ بنی امراہیم کے
تحران اور دغا خیزی، ان کے گناہن شراب کے نش میں مست انداز، باپ علی دھڑب

خدا تعالیٰ کے احکام کو بھول کر سرکشی کی حد میں پہنچ چکے تھے تو انہیں کہا گیا کہ ان پر سزا کا سبب یہ ہے کہ وہ اللہ کے ساتھ انہوں نے جو معاہدے کر رکھے ہیں انہیں بھولی قلمباز نہیں پہنچائیں گے۔ کیونکہ صحت اور روح کوئی کس کی پناہ دے گا، انہیں یقین تھی۔ جب خدا کا خطاب آنے کا تو سب جگہ پامال ہو جانے کا اچھوٹی لٹا کے احکام کی خلاف ورزی میں اس حد تک پہنچ گئے کہ انہوں نے قسم خاتوں میں حق اور بات پر بھی کوئی صرف بھائی کر دیا بلکہ وہ معاہدہ کیا ہیں جو صرف خدا کی عبادت کے لیے فحش فحش وہاں بھی وہ خاتوں کو لے آئے، جاہر گری اور نہ کاری میں لٹا کی حد میں کھانا پامال کیا کہ بسوڑا کی کتاب انہیں نازیبا اور فاحش کے بیچے، باقی ہو گئے، دھکا پڑ گئے، دلیریہ کے اظہار بات دیتی ہے۔ وہ بھولی طور پر ایک انکی فاحش صحت کی طرح ہو گئے جو نہ تو سنگار کر کے بھڑک اور خوشبو میں لگا کر امر اور نہایت معصوم کو لہجائی ہے۔ ہیں برائیاں میں بڑھتے بڑھتے انہوں نے اللہ میں اپنا ٹھکانا بنا لیا (۱۰)۔

حوائی رانی کی کتاب میں hell چار بار مذکور ہے۔ اس کے مطابق شاہ مصر فرعون اور اس کے درباری منگھڑ اور مہرور ہو گئے تو انہیں۔ ان کے ہتھیار اور دست و پاؤں کو hell میں داخل دیا گیا اور hell میں وہ طاقتور اس سے ظلمت ہوں گے جنہوں نے انہی کی حد کی فحش کر رہی میں جا پڑے ہیں، ناخوشاں ہیں اور گنہگاروں سے بدستے گئے ہیں، ناخوشاں اور بڑے بڑے طاقتور ہیں کو ان کے ہتھیاروں سمیت hell میں داخل دیا گیا اور وہ اپنی گنہگاروں کو اپنے سروں کے پیچے رکھے، پڑے ہوئے ہیں یہ زعموں کی سرزد میں پڑے اور صحت گرد تھے (۱۱)۔

ماسوں کی کتاب میں hell کا ذکر ایک دفعہ ہوا ہے۔ اس کے مطابق بنی اسرائیل بہت پرستی میں پڑ کر احکام خدا تعالیٰ سے منحرف ہو گئے تو خدا نے فرمایا کہ کیا اگر تم سے بھاگ جانے کے لیے hell میں کہیں نہ جا سکتے ہو اور انہوں تک پہنچ گئے تو (۱۲)۔

یہ نہ کہ کتاب hell کے بارے میں صرف لٹا جاتی ہے کہ جب یہ اللہ کی hell کی تہ سے خدا تعالیٰ کو پکارا تو اس نے اس کی فریاد سنی (۱۳)۔

مذہبی کی کتاب کے مطابق شرابی اور مٹھوادی اپنے گھر میں انکس ٹیمپل جگہ hell کی طرح لاپٹی تھا اصل اور وہی بڑا سارا جتا ہے (۱۳)۔

یہ تمام کنگ ٹیمپل کے عہد ہمارے قدیم میں تصور جہنم سے حلقہ دور سڑکا ٹیمپل جو یہ اور وہاں۔ اب ہم اس کے عہد ہمارے جدید میں جہنم کی تحصیل کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔

کنگ ٹیمپل کے عہد ہمارے جدید میں جہنم والی دور سڑکا تہن یاتی ہیں:

اس کی انکس ہتی میں hell تو رہتا ہے (۱۴)۔ حضرت کجا علیہ السلام کے ایک وقت کو بے لڑی کا وقت کہا جاتا ہے۔ یہ وقت پانچویں باب سے شروع ہوتا ہے۔ اسی باب میں hell میں بارہا فتح ہے۔ آپ نے فرمایا کہ انکس ٹیمپل اپنے بھائی کا حق کھا گیا وہاں جہنم میں جانے کے خطرے میں ہے۔ وہی آگہ اور سچہ ہاتھ کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ اگر یہ ٹیمپل کھلا لیں تو انکس نکات کر پیچک ہو کیونکہ یہ بھڑ ہے کہ ایک عضو ہمارے بھائی کے اس کے کاس کی موجودگی میں ہمارے جہنم میں داخل دیا جائے (۱۵)۔ اس کے دوسری باب میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بارہا گروہوں کو تنگ کر لیا یہ انکس آسمان کی پادشاہت کے ٹوکے آ جانے کی مٹادی کرنے کے لیے روانہ کیا اور ٹیمپل فرمایا کہ اس مٹادے میں بہت سے خطرات کا سامنا ہوگا لیکن تم کسی سے مت ڈرو اور انکو صرف اسی سے جو دور دور جہنم کو جہنم میں جاگ کر سکتا ہے (۱۶)۔ پھر گیا دوسری باب میں ہے کہ آپ علیہ السلام نے ان گروہوں کو مٹادے کی بات میں بہت سے ٹکڑے کا برنگے گئے گروہوں کے لوگ ایمان نہ لائے۔ کٹر ٹیمپل (Caperanum) ٹیمپل کا لب کرتے ہوئے فرمایا کہ اسے کٹر ٹیمپل تم جو آسمان تک۔ پھر یہ hell میں ڈالے جاوے گا (۱۷)۔ اس کے سولہویں باب میں ہے کہ آپ نے فرمایا: "Peter ہے اور اس چٹائی پر میں ایسا Church بنائیں پھر hell کے دھڑلے اس پر غالب آ جائیں گے۔ اس کے نتیجے میں باب میں ہے کہ آپ علیہ السلام نے یہودیوں کے دریا کا رقبہ میں اور فریسیوں کو مٹادے کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ دھڑلے کے سطروں کے عہد جب کسی کو اپنا سر دینا چاہتے ہو تو اسے اپنے صدامان جہنم کا ٹوکہ نہ دیتے ہو بلکہ اسے فرمایا کہ اسے سناؤ اسے اس کے پیچھے

انیم کی سزا سے بچ کر چلے گئے۔

لوہا کی انگیں کے سلیوں، باب میں آپ علیہ السلام سے غصوب ایک سپردم دستہ اور ضرور مسکن کی تشکیل میں لکھا ہے کہ جب ضرور مسکن سزا توہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی گود میں کیا جب کہ وہ سات نعلا hell کے خطاب میں جا چکا (۱۹)۔

کتاب اہمال کے مصنف نے اہمال کے باب دوم میں Peter کا خطاب درج کیا ہے جو اس نے بعد میں اور ردِ غم کے درجے والوں سے کیا تھا۔ اس خطاب میں اس نے ۱۵: ۸۱: ۱۶ کی دوسرے اہمال ۲: ۸۵: ۲: ۵: ۲ میں باتگاہ ڈیوڑا ہے۔ ان میں حضرت داؤد علیہ السلام کا یہ جملہ بھی ہے کہ تو میری مدد کو hell میں نہ چھوڑے گا۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے Peter نے کہا کہ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق ایک شخصین گوئی ہے کہ خدا ان کی مدد کو hell میں چھوڑا جائے گا اور وہی ان کا جسم وہاں سڑنے کی قربت کو پہنچے گا (۲۰)۔

James نے دوم ایسی غصوب لکھی ہیں کے خط میں مذہب کی باتیں بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ جہنم کی آگ سے جلی رقی ہے (۲۱)۔

فیثو کے دوسرے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ کھڑے ایسے بھی تھے جنہوں نے کہا کہ (۲۲)۔ خدا نے انہیں جہنم کے تاریک خانوں میں داخل دیا۔ وہ وہاں عدالت کے دن تک قید میں رہیں گے (۲۳)۔

مکھو کی کتاب میں hell کا ذکر چار دوسریں ہے۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ hell کی گویاں بھی جاتی ہیں hell ایک جگہ سے دوسری جگہ تک کہ جاتی ہے hell میں ایلے کے افراد سے اضافہ کرنے والوں کے ایلے کے جا کی کے طور سے اور hell کو آگ کی گہلی میں داخل دیا جائے گا (۲۴)۔

تک جہنم یا نکل میں جہنم کا تصور:

اس گویاں تفصیل سے تک جہنم یا نکل کے مہد ہر قدم میں مذکور جہنم کا یہ تصور تصور ہوتا ہے: "جہنم میں خدا کے جس کی آگ ہے جہنم میں ڈاکو اور تم ہیں وہیں کی کوئی چیز

خدا سے پہچانے لگے، جہنم میں مبتلا بھی ہیں، جہنم اتنی وسیع اور کھلی ہے کہ کبھی لگن بھرنی؟
جہنم میں کیڑے بھی ہیں جو جنہوں کو آگے بچھے ہر طرف سے لپٹ جائیں گے۔

کنگ جنکو پائل کا مہمانہ سرحد سے اس تصور جہنم میں یہ اضافہ کرتا ہے: ”جہنم میں آگ
ہے اور سب اور جسم ہڈیوں کو جہنم میں پلاک کیا جاسکتا ہے۔ جہنم جیسے سزا ہے اس میں جسم سزا
جاتا ہے اس میں تاریک تاریکی ہے، جہنم کی کھیاں بھی ہیں، ایسا ایک جگہ سے دوسری جگہ تک کر
جاسکتی ہے: آخر میں جہنم کو آگ کی پھیل میں ڈال دیا جائے گا۔“

کنگ جنکو پائل کے مطابق اصحاب جہنم:

اس جوہے سے ہمیں اس سوال کا جواب بھی مل جاتا ہے کہ کون کون لوگ جہنم میں
جائیں گے؟ کنگ جنکو پائل کے مہمانہ سرحد کے مطابق جو لوگ خدا کے باقی ہیں: جو
لوگ ایسے کام کرتے ہیں جو خدا کی نظر میں برے ہیں: شریر اور خدا کو غصا دینے والی تمام
قومیں، ایسا خدا پر باغی صورت سے نا جائز تعلقات قائم کرنے والے مرد و امرا، املاک و
مہمان جیسے مرد: بڑا ستار، دف، عین دوسری اور شراب بھی چیزوں سے اپنی
مطلوب کو کھانے والے: بے اخلاق اور غاصب حکمران: ظالم اور ظالم پادشاہ: اپنے غصہ و
تاج کو بلند کرنے والے شکر: شراب کے دلوں میں مست، سب سے والے سیاسی اور دینی
قائم ہیں: بہت پرست اور خدا کی عبادت کے لیے فتنے مہارت گاہوں کو ختم کرنے والے
والے: ہندو، گرو، کار اور خدا کی عبادت کو پامال کرنے والے اور مخلوق خدا میں رحمت
گردی کرنے والے لوگ جہنم میں جائیں گے۔

مہمانہ سرحد کے مطابق اصحاب جہنم کے اسباب یہ ہیں: جو شخص اپنے بھائی کو باغی
کچھ اور لوگ بہت سے گھروں سے دیکھیں مگر ایمان نہ لائیں: بھائیوں کے رواج کا رقیب اور
فریسی: مسیحیت پر دم نہ کرنے والے دولت مند: اور خدا کے طریق جہنم میں جائیں گے
مگر خدا کے پرگزیدہ بندوں کی دوسری جہنم نہ لائیں گی۔

کنگ جنکو پائل کی بنیاد پر مسیحی نے والے اس مقدم تصور جہنم کو خاک کرنے کے
بجائے اب یہ دیکھیں کہ اس کے بعد باقی کی جانے والی جدید باتوں نے اس تصور میں

کیا جہنم کی گدلی ہے؟ اور اب جہنم کا تصور قائم کیا ہے؟
 جہنم یا ایلموں کا جہنم سے معاملہ:

۱۸۸۱ء میں چارلی جانے والی انگریزی بائبل راج انٹرا وورلڈ (RV) عام طور پر
 دستیاب تھی ہے۔ یہی نئے عہد کا آغاز ہماری انٹرا وورلڈ (RSV) سے کر سکتے
 ہیں۔ اس بائبل میں اگر عہد نامہ قدیم کی انجی انجیس و سز کا مطالعہ کیا جائے تو اس میں کنگ
 ٹیمو بائبل نے hell استعمال کیا تھا تو یہ حقیقت ہے کہ (RSV) کے مترجمین نے اس
 میں کسی بھی جگہ hell کو باقی نہیں رہنے دیا۔ اس کی بجائے انہوں نے Sheol کو اختیار کیا
 ۔ صرف دو جگہ یعنی اشع ۱۵: ۲ اور ۲۰: ۲ میں انہوں نے جہنم یا جہنم کا حوالہ دیا ہے
 کرتے ہوئے Abaddon لکھا ہے (۲۵)۔ عہد نامہ جدید میں اس کے دو جگہ کی جگہ
 صوفیوں نے انہوں نے جہنم یا جہنم کو hell کو قرار دیا ہے لیکن نو و سز میں اس کی
 بجائے Hades اور ایک جگہ the powers of death کو اختیار کیا (۲۱)۔

جہنم انگریزی بائبلوں میں نئے کنگ ٹیمو وورلڈ (NKJV) بھی ہے۔ اس کے
 مترجمین نے عہد نامہ قدیم کی فکر و آگہی میں سے الفاظ و سز میں hell کو قرار دیا
 دیا۔ نو و سز میں انہوں نے اس کی بجائے Sheol لکھا ہے۔ اس طرح عہد
 نامہ جدید کے کل انجیس مقامات میں سے جہنم یا hell کو باقی رکھا لیکن اس و سز میں
 ہیڈز (Hades) لکھا ہے (۲)۔

تیسری صدی میں چارلی جانے والی انگریزی بائبل کی قبول عام بائبلوں میں راج انٹرا
 وورلڈ (RSV) کی جگہ (RSC)۔ یہ راج انٹرا وورلڈ
 (NRSV) کا قیام پایا گیا ۱۹۸۹ء اور امریکن سٹیڈی بائبل (NASB) سر
 فرسٹ ایس بائبلوں نے یہاں عہد نامہ قدیم کی فکر و آگہی و سز سے hell کو
 ہیڈز Sheol سے چلایا ہے۔ ایڈو عہد نامہ جدید میں راج انٹرا وورلڈ کی جگہ
 ایڈو کا جہنم سے حسب سرائی مکمل و حقیقی قرار دیا گیا۔ انجیل نے انجیس و سز میں
 سے جہنم یا hell کو ہٹا دیا لیکن جہنم میں Hades لکھے جہنم راج انٹرا وورلڈ

دڑاؤں نے اپنی طواغیث کو کیا کرتی؟ ۱۸:۱۶ میں death اور مکافہ ۱۸:۱۷ اور ۱۳:۲۰ میں اس نے death and Hades کو کھولا۔

تیسویں صدی کے ذریعہ آخر میں مشہور ہونے والی باتوں میں یہ اعتراض بھی دڑاؤں (NTV) گٹھ جوڑا ہٹل (GNB) اور کٹیگری کی انگلیش دڑاؤں (CEV) شامل ہیں۔ اگر ہم ان میں غور کریں تو وہ ہل bell کے بارے میں صورت حال کو بگاڑ کر آتی ہے۔ انہوں نے عہد نامہ قدیم میں hell کو باقی نہیں رہنے دیا۔ اس کے بدلے میں انہوں نے جو الفاظ استعمال کیے ہیں وہ یہ ہیں: grave, death, the depths, the realm of the dead, death, the world below, the world of dead۔

یہ اعتراض دڑاؤں نے عہد نامہ قدیم میں hell کی بجائے گھکیں دوسوں میں grave: چار میں death: ایک میں the realm of death اور ایک میں the depths لکھا ہے (۲۸)۔ اسی بات کو عہد نامہ جدید پر اگر غور کریں تو زبردستی نہیں دوسوں میں سے چند دوسوں میں تو hell کا ذکر ملتا ہے لیکن باقی میں اب پاؤں جگہ Hades اور Hades اور Hades اور Hades لکھا ہے (۲۹)۔

گٹھ جوڑا ہٹل نے عہد نامہ قدیم میں hell کی بجائے چار دوسوں میں grave: تین میں death: پانچ میں the world of the dead: ایک میں the world below لکھا ہے (۳۰)۔ جگہ مثال ۱۳:۲۳ کو لیں مہارت میں لکھا ہے کہ جس میں مذکور الفاظ میں سے کسی کی ضرورت نہیں۔ گٹھ جوڑا ہٹل نے عہد نامہ جدید میں چند دوسوں میں تو hell کو چھوڑ دیا لیکن ۱۸:۱۶ میں اس کی بجائے death اور Hades اور Hades لکھا ہے۔ پانچ جگہوں پر the world of the dead کو تبدیل کے طور پر لکھا گیا ہے (۳۱)۔

کٹیگری کی انگلیش دڑاؤں نے عہد نامہ قدیم میں hell کو سولہ دوسوں میں the world of the dead: تین میں grave: چار میں death: دو میں the world below: ایک جگہ the world of the dead: ایک جگہ the spirit of the

dead ایک جگہ اور the dead ایک جگہ deep into the earth سے جدا ہے اور
 جگہوں کا ایسی عبادت میں لکھا ہے کہ جس میں مذکور الفاظ میں سے کسی کی ضرورت
 نہیں (۳۲)۔ اسے مہد نامہ چرچ میں ہائیکل کے ساتھ دروس میں hell کو death
 grave, the world of the death, death's kingdom سے تبدیل کیا ہے
 ۔ (۳۳)

جدید انگریزی بائبلوں کے مہد نامہ قدیم میں جنم کا عکاسی تصور:
 مہد نامہ قدیم میں جنم کے بارے میں انگریزی بائبلوں کے رجحان کے تذکرہ
 یا اعلیٰ جان کو بدل کی مدد سے درج ذیل تفصیلی نقل میں ظاہر کیا جاسکتا ہے۔ اس سے
 ان بائبلوں کی ترجیح اور انتخاب اصطلاح جدید کا نکالنا ہائیکل آسانی سے لیا جاسکتا ہے۔

CEV	GNB	NIV	RSV, RSV2, NRSV, NASB	NEV	درجہ ہائیکل
the world of the dead	the world below	the realm of death	sheol	hell	حشرہ ۲۲:۲۲
the world of the dead	grave	grave	sheol	sheol	۲ سموئیل ۲:۲۲
grave	the world of the death	grave	sheol	sheol	اکیس ۱:۱
death	the world of the death	death	sheol	sheol	اکیس ۱:۲

the world of the dead	death	grave	school	hell	لَعْنَةُالْمَوْتِ
grave	the world of the dead	grave	school	school	لَعْنَةُالْمَوْتِ
the world of the dead	grave	grave	school	school	لَعْنَةُالْمَوْتِ
the world of the dead	the world of the dead	grave	school	hell	لَعْنَةُالْمَوْتِ
grave	grave	grave	school	school	لَعْنَةُالْمَوْتِ
his (i.e. of death)	grave	grave	school	school	لَعْنَةُالْمَوْتِ
the world of the dead	the world of the dead	the depths	school	hell	لَعْنَةُالْمَوْتِ
the world of the dead	the world of the dead	grave	school	hell	لَعْنَةُالْمَوْتِ
the world of the dead	the world of the dead	grave	school	hell	لَعْنَةُالْمَوْتِ
dead	the world of the dead	grave	school	hell	لَعْنَةُالْمَوْتِ
the world of the death	the world of the dead	death	school	hell	لَعْنَةُالْمَوْتِ
death	death	grave	school	hell	لَعْنَةُالْمَوْتِ
x	x	death	school	hell	لَعْنَةُالْمَوْتِ

death	the world of the dead	death	school	hell	موت و جهنم
the world of the dead	the world of the dead	grave	school	school	موت و مدرسه
the world of the dead	the world of the dead	grave	school	hell	موت و جهنم
the world of the dead	the world of the dead	grave	school	school	موت و مدرسه
the world of the dead	the world of the dead	grave	school	school	موت و مدرسه
the world of the dead	the world of the dead	grave	school	school	موت و مدرسه
spirit of the dead	the world of the dead	grave	school	school	موت و مدرسه
the world below	the world of the dead	grave	school	hell	موت و جهنم
the world below	the world of the dead	grave	school	hell	موت و جهنم
the world of the dead	the world of the dead	grave	school	hell	موت و جهنم
α	the world of the dead	grave	school	hell	موت و جهنم

deep into the earth	the world of the dead	grave	school	hell	۲:۹
the world of the dead	the world of the dead	grave	school	school	۳:۲۹
the world of the dead	death	grave	school	hell	۵:۳

اس جدول کے پہلے اور دوسرے کالم میں مثالی باتوں نے اگرچہ hell کو school سے ملنے میں اٹھائی کیا ہے لیکن باقی الفاظ و دوز میں ان کا اختلاف واضح ہے۔ اسی طرح آخری دو کالموں کی جڑوں باتیں اگرچہ hell کو the world of dead سے جوڑتی کرتی ہیں لیکن جب دوز میں انہوں نے دوسری جڑ میں hell کا کوئی نہ کوئی قبیلہ اختیار کیا کہ انھیں جگہ سے باہر خداف بھی کر دیا ہے۔ NTV کا اختلاف جب باتوں سے شروع ہوا ہے کہ اس نے چار دوز کے ساتھ جگہ hell کی بجائے grave لکھا ہے۔

جدید انگریزی باتوں کے مہذبہ سرچیدہ میں جنم کا لفظلی قصوں: مہذبہ سرچیدہ میں جنم کے بارے میں انگریزی باتوں کے کئی مہذبہ جنم کے احوال بیان کو تفصیل سے درج تالی جدول کی مدد سے ظاہر کیا جاسکتا ہے۔ اس سے ان کے درمیان امتیازات کا لفظلی جائز بھی لیا جاسکتا ہے:

CEV	GNB	NTV	NRSV, NABE NEJV	RSV, RSVC	دور/پاگلی
hell	hell	hell	hell	hell	۲۲:۵
hell	hell	hell	hell	hell	۲۴:۵

hell	hell	hell	hell	hell	𐎧𐎠𐎡𐎢𐎣𐎤
hell	hell	hell	hell	hell	𐎧𐎠𐎡𐎢𐎣𐎤
hell	hell	the depths	Hades	Hades	𐎧𐎠𐎡𐎢𐎣𐎤
death	death	Hades	Hades	power of death	𐎧𐎠𐎡𐎢𐎣𐎤
hell	hell	hell	hell	hell	𐎧𐎠𐎡𐎢𐎣𐎤
hell	hell	hell	hell	hell	𐎧𐎠𐎡𐎢𐎣𐎤
hell	hell	hell	hell	hell	𐎧𐎠𐎡𐎢𐎣𐎤
hell	hell	hell	hell	hell	𐎧𐎠𐎡𐎢𐎣𐎤
hell	hell	hell	hell	hell	𐎧𐎠𐎡𐎢𐎣𐎤
hell	hell	hell	hell	hell	𐎧𐎠𐎡𐎢𐎣𐎤
hell	hell	hell	hell	hell	𐎧𐎠𐎡𐎢𐎣𐎤
hell	hell	the depths	Hades	Hades	𐎧𐎠𐎡𐎢𐎣𐎤
hell	hell	hell	hell	hell	𐎧𐎠𐎡𐎢𐎣𐎤
hell	Hades	hell	Hades	Hades	𐎧𐎠𐎡𐎢𐎣𐎤
grave	the world of the dead	grave	Hades	Hades	𐎧𐎠𐎡𐎢𐎣𐎤
grave	the world of the dead	grave	Hades	Hades	𐎧𐎠𐎡𐎢𐎣𐎤
hell	hell	hell	hell	hell	𐎧𐎠𐎡𐎢𐎣𐎤
hell	hell	hell	hell	hell	𐎧𐎠𐎡𐎢𐎣𐎤

the world of the dead.	the world of the dead	Hades	Hades	Hades	مکالمہ ۱۸:۱
death's kingdom	Hades	Hades	Hades	Hades	مکالمہ ۸:۶
its kingdom	the world of the dead	Hades	Hades	Hades	مکالمہ ۳:۲۰
its kingdom	the world of the dead	Hades	Hades	Hades	مکالمہ ۲:۱۳

یہ جہل ظاہر کرتا ہے کہ مذکورہ آٹھ New Testaments نے تیرہ دروز میں
ہاں تھیں hell لکھا ہے جبکہ تیرہ دروز میں ان کی جگہ یسوع تھا۔ پہلے دو کالم پانچ
New Testaments کے دو گروہوں کو ظاہر کرتے ہیں۔ یہ کن ۱۸:۱۶ کی جہی میں
انکشاف ہے کہ ہر جگہ اتفاق کرتے ہیں ایک گروہ کے مطابق hell کی بجائے
powers of death ہونا چاہئے جبکہ دوسرے کے مطابق hades لکھی ہوئی صوفی
کے طور پر ظہور میں شروع ہونے والی انگریزی پابلیش اگرچہ کن دروز میں hell کی بجائے
grave, shades یا انکشاف کرتی ہیں لیکن کن دروز میں انکشاف کر کے متعلق
رہنا ہے کی تصدیق کرتی ہیں۔ جیسا کہ اسی جہل سے واضح ہے۔

اس بحث پر غور ہے اور جہلوں نے یہاں ایک طرف پائل کے سے زعمائے اور
جہی تصور قائم کو واضح کرنے میں مدد کی ہے وہاں انہوں نے انی سوالات کو بھی حل کر دیا ہے۔
مثلاً فیصل اور ویلڈ لکھا ہے؟ کیا یہ سوال ہے؟ جہاں سے یہ سوال مرگ جاتی ہوتے ہیں یا
کہ یہ مقامات ہیں جہاں مردے رہتے ہیں؟ آجے دیکھتے ہیں کہ صوفی اور جہانی طوائف
پائل کی اپنی حیثیت کے مطابق ان سوالات کے کیا جوابات ملتے ہیں؟

شیول کیا ہے؟

اس ٹیکسٹ پر انگریزی (Encyclopaedia Judaica) جو کہ یودیوں کا ایک مستند مرجع ہے اس میں ایک یودی مقالہ لکھو شیول کی توضیح یوں کرتا ہے:

”سبکی جہلی کی جہی سے پہلے وہ صودیوں تک یودی قوم قدیم اسرائیلیوں کے تصور شیول کی حامل رہی۔ اس تصور کے مطابق شیول تک وہ کردار تمام عرووں کا جگہ دنیا (the netherworld) میں تاریک مٹکی ہے۔ تاہم جب اس عرصے کے دوران یودیہ میں بعد از موت اخروادی خطاب کے تصور نے ترقی کی تو دونوں مہم ناموں کے درمیانی عرصہ کی مختلف تقریروں میں شیول کا معنی اور تصور کی تبدیلیوں میں سے گزرا۔ اس تقریر میں سے کچھ کے مطابق شیول کے کئی حصے ہیں۔ ان میں سے پہلے درجوں میں بہت بعد الموت سے پہلے وہ کردار عرووں کو مطلق خطاب دیتے جاتے ہیں جبکہ ایک کردار لوہے شہان شیول کے سب سے اعلیٰ درجے میں خوشیوں اور نعمتوں سے لطف اندوز ہوتے رہتے ہیں۔ بعض دوسری تقریروں کے مطابق شیول کی جگہ جہنم (Gehinnom) نے لے لی تھی، جبکہ جہاں بعض لوگ کو خطاب دیا ہے جبکہ ایک لوگ بعد از موت نوازا بہت بعد الموت بارخ ہاں میں آسائشوں اور خوشیوں میں رہتے ہیں۔“ (۳۴)

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ تصور ایک مستند مرجع ہے، لیکن یہ ٹیکسٹ اس ٹیکسٹ پر انگریزی کا ایک یودی مقالہ لکھو شیول کے بارے میں وضاحت کرتا ہے:

”ابتدائی عبرانی قوم کے خیال میں مرنے کا مطلب شیول میں اتنا تھا جہاں ایک اور جگہ کیساں طور پر ایک آئینہ بھری صورت حال سہا پڑتی تھی۔ بعد میں جب ایمان و عقیدہ پر وہاں چڑھا اور لوگ مرنے کے بعد ہی اٹھنے سے پہلے جزا و سزا کے جوہر کو دیکھنے لگے تو شیول کے معنی اور مفہوم پر آراء مختلف ہو گئیں۔ لہذا Gehenna، جبکہ تسلیم کی گئی کہ اس سے اور وہ کردار لوگوں کے

لئے فحش ہے جبکہ ابراہیم کی گواہی کہ کفار لوگوں کا مسکن بنی گئی۔ اگرچہ
یہودی تصور کے مطابق اس وقت بہشت (paradise) سے مراد جنت
(locus) نہیں ہے لیکن یہی حضرت یحییٰ علیہ السلام اپنی شانِ عاقبت
اور اختیار کے ساتھ آئی گئے تو صاحب اور باؤم لوگوں کو ان کی سمیت کی غلطی
پھر تھپی ہو گئی۔ (۳۵)

ان مقالہ نگاروں کے تصور پر بلا حقیقت سے اگرچہ یہ بات واضح ہو چلتی ہے کہ
یہودیوں کے ابتدائی تصور کے مطابق فیصلہ نیک اور بد کردار دونوں طرح کے مردوں کا
مسکن ہے اور بعد میں فیصلہ کے معنی اور مفہوم میں اختلاف ہوا تو بد کرداروں اور گنہگاروں کے لئے جہنم جبکہ نیکو کاروں اور فرشتہ داروں کے لئے ابراہیم کی گواہی کا عقیدہ
سامنے آیا لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس قدیم اور حیرت انگیز تصور کو جدید انسانوں نے وہ دہانہ
کیوں اختیار کیا؟ کیا ان حضرات میں بالکل بے عقلی کی جنموں نے فیصلہ کی جبکہ جہنم کھاتہ آیا
وہ عقلی کہ ہے ان جنموں نے اس کی بنیاد پر غیر دیکھنا شروع کیا ہے؟

غالب یہ ہے کہ اس سلسلہ کے جواب ملانے بالکل بے عمل طور پر خارج نہیں ہیں۔ یہ
بیمعنی اس ناچاقی نے پاکستان کا مطالعہ رکھتا ہے کہ لفظ فیصلہ مفہوم قدیم میں مرنے کے بعد
کے عالم پر ملاحت کرنے کے لئے ساتھ ساتھ خدا کا بار بار ہے۔ گمراہی کے ہاتھ کے بارے
میں تحقیق سے لکھن کہا جا سکتا کہ کس سے عشق ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ سوال سے تاخیر
ہے جس کا معنی طلب کرنا یا سوال کرنا ہے۔ اس بنا پر فیصلہ ایک ایسی جگہ ہے جو عقل من
موجود کا غور و گمانی برائی ہے یا یہ وہ جگہ ہے جہاں مردوں سے سوالات کئے جاتے ہیں۔ اس
معنی میں یہ اسٹیل ۲۰۱۲ اور اسٹیل ۱۵۳۰۱۵ میں وارد ہے۔ دوسرے قول کے
مطابق یہ اس مصدر سے عشق ہے جس کا معنی کھوکھلا یا گرا ہوا ہے؛ دوسرے قول کے
مطابق یہ اس مصدر سے عشق ہے جس کا معنی ہے اچھا۔ یہ تینوں قول کے مطابق یہ اس مصدر
سے عشق ہے جس کا معنی ہے دانا، مومن کا گھر بنانا یا ان کا ذکر کرنے کے بعد مثالہ
لکھتے ہیں کہ بالکل میں یا ایک ایسی جگہ کی مثال برائی کرتا ہے جو عقل خود پر فحول ہے۔ جہاں

کوئی شخص مگر کر ہی جاتا ہے چاہے مرنے والا ہو۔ اور پھر وہ بڑا سنگ دھرت۔ (۳۶)
 جب شیول میں کا حقیقی جہاں کا حقیقی مقلد ہو تو اس کا حقیقی جہاں کے صاحبان علم اور
 ماہرین کتب مقدسہ پر کھٹ لگول ہے اور وہ تعلیمیت سے اس کے پاس سے ہٹ چکے ہیں۔
 نیکے اور نیکے سے اس اہل مہربانی کے کاموں میں بھی حصہ نہیں کر سکتے۔ حقیقت یہ ہے کہ
 کے وقت عمل میں آتا ہے۔ اہل میں گھس رہے ہیں۔

اس تصور سے یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ چار ایک کے استواء کے ساتھ مشہور
 دوسرے انگریزی باتوں کے مہم تار قدیم میں جہم کا تصور ختم ہو گیا ہے۔ یہ پہلے فیول
 (Sheol) سے تبدیل کیا گیا۔ پھر آگے کل کر the world of the dead یعنی عالم
 الموت یعنی the world of the dead یعنی عالم الموت۔ بعد ازاں یہ death یعنی
 موت حتیٰ کہ یہ grave یعنی قبر میں چل گیا ہے۔ مہم تار قدیم میں جہم کا ذکر اگر چہ اب
 بھی باقی ہے لیکن یہ ثابت ہے کہ یہاں بھی حقیقتوں میں اس کے بدلے میں
 grave, death, the world of the dead کے علاوہ Hades بھی لایا گیا ہے
 جس سے hell کے ذکر کی کڑت کو کثرت سے تبدیل کر دیا گیا ہے۔ جہم کو کٹا لی اور سڑا لی ہو
 گئی تو اس کا تصور بھی تو اس میں نہ سکا جہاں میں تھا۔ یہاں ایک شخص سول پیدا ہے
 ہے کہ یہ Hades کیا ہے؟ جس کا استعمال اکثر باتوں میں تقریباً ہے۔

یہ کیا ہے؟

یہاں ذکر کیے کے لیے ہم ایک حوالہ دینے کی ضرورت ہے۔ یہاں کی طرف اشارہ کرتے
 ہیں۔ Hades کے عنوان پر مقالہ لکھنے والے I. H. Goudy نے کہا ہے کہ
 Hades دراصل پہلی دنیا کے ایک پورے دنیا کا نام تھا۔ بعد میں اس کا
 اطلاق خردوں کے مسکن پر کیا جانے لگا۔ پھر وہی ترے نے مہربانی کے خیال کا
 ترجمان استعمال سے کیا، جو خردوں کی آگنی رہا تھا، وہ بھی اور
 کی انجیلوں کا حوالہ دیتے ہوئے عرب یہ کہتا ہے کہ Hades زمین کی
 گہرائیوں میں واقع ہے۔ (۳۷)

گورنگی کے اس بیان سے بھی کوئی حق جواب نہیں ملتا۔ ایسا لگتا ہے کہ وہ پتا ہی ترجمہ کے مترادف پر اصرار کرتے ہوئے یہ کہنا چاہتا ہے کہ Hadeed شیل کے ہم معنی ایک اصطلاح ہے۔ شیل مہرانی جبکہ ویڈز پرانی زبان کا لفظ ہے۔ یہ الفاظ ہی حروف ہیں۔ گویا شیل کی ترویج کے لیے ایسا بیکورینڈ یا جوائنٹ اور پورے ملک اس بیکورینڈ لانے جو کہو کہتا تھا وہی ویڈز کے لیے بھی کہا جاسکتا ہے۔ ان کی ترویج سے جیسے شیل کا کوئی حق نہ نقلی معنی سامنے آئے۔ پھر آج کی یہی صورت حال ویڈز کی بھی بن جاتی ہے۔ وہ یہاں مقدمہ شیل بھول کر یہاں یہ مقدمہ

چل رہا معلوم۔

پہلی دنیا کیا ہے؟

مصر جو دنیا بھٹ میں ہم نے یہ بھی دیکھا ہے کہ بعض ہاتھوں میں Hadeed کی بجائے "the world below" کی اصطلاح اختیار کی گئی ہے جسے پہلی دنیا بھی کہا جاسکتا ہے۔ چونکہ یہ دنیا ہے اور اس بیکورینڈ یا جوائنٹ میں اس کی وضاحت یہی کی گئی ہے:

”پہلی دنیا کے بارے میں بائبل کی مہارتیں غیر واضح ہیں اور قدیم مشرقی داستانوں سے لی گئی ہیں۔ عربوں کے مسکن کو ان کا نام دیے گئے ہیں جن میں سب سے عام شیل ہے جو ہمیشہ موات اور ام معروف کی کسی طاقت کے بغیر استعمال ہوا ہے۔ یہ اصطلاح امریکی سامی زبانوں میں موجود نہیں ہے اور اگر کہیں مل بھی جائے تو وہ مہرانی شیل سے ہی مستعار ہوتی ہے۔ اس کا اشتعالی غیر واضح ہے۔ یہ حال یہ پہلی دنیا زمین کے نیچے یا پانیوں کے نیچے یا مہرانیوں کے نیچے تک پہنچتا ہے۔“ (۳۸)

اس تو بھی بیان کی روشنی میں کہا جاسکتا ہے کہ بائبل کی جو مہارت قدیم مشرقی داستانوں سے لی گئی ہیں وہ ایک شخص کو ملک و مہجرات میں ہی ڈالتی ہیں۔ ہنوز اس حلقہ الجہن کو سمجھتی نہیں ہیں۔ مذکورہ اقتباس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ پہلی دنیا عربوں کا مسکن ہے۔ یہ ہر شیل ایک ہی شے کے دو نام ہیں۔

مذکورہ بالا حلقہ الجہن کا نتیجہ یہ ہے کہ عربوں میں اس کی جود یا اگر عربی ہاتھوں کے مقدمہ قدیم کا

تصور جنم کوئی عقل طے تصور نہیں ہے۔ اس میں انہوں نے hell کو اپنی تخریب اصطلاح سے بدلا ہے کہ جو عذاب مقدسہ کا پانچ مختلف تصور جنم تو کھلیا دیا جا سکا ہے لیکن ان میں سب کی بنیاد پر جنم کی ایک ہی تصویر اپنی کرنا جو سب کے لیے قابل قبول حد تک ممکن ہے۔

یہی نتیجہ ایک حد تک محدود مسجد پر بھی مطلق حد تک ہے۔ تاہم محدود و سبب میں انہوں نے اپنا خیال Hell کو اختیار کیا ہے۔ ان میں سے وہ مختصر اور بظاہر کے خطوط میں یکجہاں کہہ سارہاں ممکن نہیں تاہم ان میں محدود حضرت یعنی کج طبع اسلام سے منسوب احوال میں سے ہیں۔ ان محدود و سبب کی بنیاد پر جنم سے مطلق جو معلومات سامنے آتی ہیں ان کے مطابق جو شخص اپنے بھائی کو اپنی کہے گا وہ آتش جنم میں جانے کے خطرے میں ہے۔ آنگھ اور ہاتھ اگر ہر کر کھائی تو انہیں کاٹ کر پھینک دیا جائے گا۔ اگر یہ بتا کر اس کا ایک عضو ہاتھ سے ہٹا دیا جائے گا اس کی سوجھ بوجھ میں سالار بدن جنم میں داخل دیا جائے گا۔ سب کی سزا دی کر لے دلوں کو صرف خدا سے ملنا چاہئے محدود و سبب کہ جنم میں ہلاک کر سکتا ہے۔ یہ سببوں کے بدلے کا اور نتیجہ اور فرشتہ محدود و سبب کے سفروں کے بعد سبب کی کو اپنا سر دے دیتا ہے تو اسے اپنے سے ڈکنا جنم کا فرزند دے دیتا ہے۔ وہ جنم کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ وہ بدن جنم کی آگ سے اپنی رشتہ ہے۔ خدا نے کاناہ گار فرشتوں کو جنم کے تاریک عمارتوں میں داخل دیا۔ وہ وہاں عمارت کے بدن تک لپٹے ہوئے ہیں۔

ان معلومات سے جنم میں جانے کے چند اسباب تو واضح ہوتے ہیں لیکن اپنے بھائی کو اپنی کرنا، آنگھ اور ہاتھ کاٹنا، احوال اور دے گاوی کرنا مگر جنم کے بارے میں صرف ان باتیں ظہور میں آتی ہیں۔ ایک یہ کہ اس میں آگ ہے۔ دوسرا یہ کہ اس میں جسم محدود و سبب ہلاک ہو سکتے ہیں اور تیسرا یہ کہ اس میں تاریک عمارتیں ہیں۔

کلیت مختصر باتیں اور محدود و سببوں کے تصور جنم کا خلاصہ:

محدود و سبب میں فہم اور محدود تصور جنم کے معاملے سے جو بحث اب تک ہوئی ہے اسے درج ذیل نکات پر مبنی کرنا چاہئے کہ وہ یہ واضح کرنا ہے کہ قدیم تصور جنم کی بنیاد

اسب اس میں سے نکال دیا گیا ہے۔

	جہنم کیا ہے؟	جہنم میں کون سے دوائے چائے گئے؟
کھجور، خشک میوہ، پھل کا جلاب	جہنم میں آگ ہے عروج اور جہنم باطنوں کا جہنم میں جاگ کیا جا سکتا ہے جہنم ہمارے سزا ہے اس میں جہنم سزا جاتا ہے اس میں تاریک ہے اور جہنم کی گلیاں بھی ہیں وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ چل کر جا سکتی ہے آخر میں جہنم کو آگ کی جھیل میں ڈال دیا جائے گا۔	جو شخص اپنے بھائی کو اہل حق کہے: جو لوگ بہت سے گھروں سے دیکھیں گے انہیں نہ لائیں انہیں یوں کہہ دیا جائے کہ وہ فریاد مساکین پر رحم نہ کرنے والے دولت مند خدا کے طرف سے جہنم میں چائے گئے مگر خدا کے برکتوں میں ان کی سوا میں چھوڑ دی جائے گی۔
جودہ، باطنوں کا جلاب	جہنم میں آگ ہے اس میں جہنم اور روح جاگ ہو سکتے ہیں اور اس میں تاریک ہے اور جہنم میں آگ کی جھیل میں ڈال دیا جائے گا۔	جو اپنے بھائی کو اہل حق کہے گا: جو آگ اور جہنم کا اشتعال کرے گا: اور جہنم میں آگ کی جھیل میں ڈال دیا جائے گا۔

انگریزی زبان میں شائع کی جانے والی باطنوں میں تصور جہنم کی بحث کو پھیلنے کے بعد اب ہم بڑے صفحہ میں شائع کی جانے والی اردو باطنوں کا جائزہ لیتے ہیں۔

اردو باطنوں کا تصور جہنم:

پادری برکت اللہ کے قبول اردو زبان میں انجیل کے ترجمے کا آغاز انوارک کے پادری شہزاد کے ارشاد سے ۱۸۳۱ء میں ہوا (۱۳۱۰ھ) اور باطنوں چنگیز زبیر، پادری انگریزی اور پیکوٹری باطنوں کے تصنیف میں دوران کفر، انگریزی اور (۱۴۰۰) اور انوار میں نہایت کم تھی انہیں اس لئے یہ تصور جہنم کے ارتقا میں داخل اور خروج تھی نہیں کر رہے تھے انگریزی زبان کی باطنوں میں مدخل کے لئے جہنم میں آگ کے بارے میں ان کے تصور جہنم میں ایک گوند تھی اور سماج و مذہب کا اثر ضرور پڑا جاتا ہے اس مسئلے میں بحث جو ہے اور تحلیل سے پہلے مدخل اہل تشیع کا ذکر کر لیتے ہیں ان کے مطالب کو واضح کرنے میں کافی مواد سامان

تقریباً سو گنا ہے۔

اردو زبانوں کے مہر نامہ قدیم میں جہنم کا لفظی تصور:

دوسرا ہاتھ	دیکھتیشی	پرانا مہر نامہ	کتاب مقدس	کلام مقدس ۱۹۵۶ء	نچرل سائنس
صفحہ ۲۲۳۲	جہنم	جہنم	پاٹال	عالم اسفل	پاٹال
۲ سورتھل ۲۳۲	جہنم	گھر	پاٹال	عالم اسفل	پاٹال
الجب ۸۰		پاٹال	پاٹال	عالم اسفل	پاٹال
الجب ۶۳۶		پاٹال	پاٹال اور جہنم	عالم اسفل	پاٹال اور جہنم
زیر ۱۷۰۹	جہنم	جہنم	پاٹال	عالم اسفل	عالم اسفل
زیر ۱۰۰۳	قبر	قبر	پاٹال	عالم اسفل	پاٹال
زیر ۵۰۸	قبر	قبر	پاٹال	عالم اسفل	پاٹال
زیر ۱۵۵۵	پاٹال	پاٹال	پاٹال	عالم اسفل	پاٹال
زیر ۱۸۶	پاٹال	پاٹال	پاٹال	عالم اسفل	پاٹال
زیر ۱۱۶:۳	قبر	قبر	پاٹال	عالم اسفل	پاٹال
زیر ۸:۱۳۹	پاٹال	پاٹال	پاٹال	عالم اسفل	پاٹال
۱۵:۵	جہنم	جہنم	پاٹال	عالم اسفل	پاٹال
۱۵:۷	پاٹال	پاٹال	پاٹال	عالم اسفل	پاٹال
۱۵:۹	جہنم	جہنم	پاٹال	عالم اسفل	پاٹال
۱۵:۱۵	پاٹال	پاٹال	پاٹال اور جہنم	عالم اسفل اور جہنم	پاٹال اور جہنم
۱۵:۱۵:۲۳	جہنم	جہنم	پاٹال	عالم اسفل	قبر

Hell کے بدلے مہر نامہ قدیم میں دو اصطلاحات اختیار کیں گئی یعنی پاتال اور جہنم (۳۳)۔ جبکہ اردو لغتوں کی مشکوک ویبائیں کی پاتال کا کام مقدس، معلومہ ۱۹۵۶ء کے مہر نامہ قدیم میں صرف ایک اصطلاح عالم اعلیٰ اختیار کی گئی ہے (۳۴)۔ یہ صرف برائے کتاب مقدس نے استعمال ۱۱:۱۵ میں 'پاتال اور جہنم' اور کلام مقدس نے 'عالم اعلیٰ اور جہنم' استعمال کیا ہے۔

کتاب مقدس چونکہ عیسوی صدی کے آخری میں تیار ہو کر شائع ہوئی اس لئے ۱۸۸۱ء میں تیار کی گئی انگریزی بائبل Revised Version کا اس پر نہ صرف یہ کہ زیادہ اثر ہوا بلکہ یہ تقریباً ہی کا ترجمہ ہے (۳۵)۔ کلام مقدس کو عیسوی صدی کے تقریباً وسط میں تیار کیا گیا۔ لہذا اس کے مہر نامہ قدیم کے تصور جہنم پر اس صدی کی تھوڑی تحقیقات کے ذریعہ تیار کی گئی انگریزی بائبلوں مختار پائزل سٹیٹمنٹ اور ڈی (BSV) کا اثر بھی ہوا۔ اس لئے اس کے حوزہ میں نے مہر نامہ قدیم میں جہنم کی بجائے عالم اعلیٰ اور جہنم دونوں کا اختیار کیا۔ طریقہ اب اردو بائبلوں میں ۲۰۰۵ء میں شائع کی جانے والی نئے مہر نامہ بائبل کا اضافہ ہوا ہے تو ہمیں اردو لغتوں ویبائیں کے تصور جہنم میں بھی ایک نیا نیا اور جدید اضافہ نظر آتا ہے۔ اس بائبل نے Hell کے بدلے پاتال، جہنم، عالم اعلیٰ اور جہنم پر تقریباً کی اختیار کیا ہے۔ جو مگر متعدد جگہوں سے واضح ہے۔ اس بائبل کا ایک ترجمہ ان میں ہے مگر کہ یہ انگریزی بائبل ہمارے پائزل سٹیٹمنٹ کا ترجمہ ہے لیکن اس کے حوزہ میں نے کسی خاص اصول کی پابندی نہیں کی۔ مثلاً NIV نے مہر نامہ قدیم میں bell کی بجائے یہ گھر گھر grave یعنی قبر لکھا ہے مگر انہوں نے صرف یہ چنگ کیا ہے۔

اس کے علاوہ ایک بات اور بھی واضح ہوتی ہے کہ نئے میں مذکور کوئی ایسا دلیلی بھی مکمل اطمینان نہیں کرتی۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہر مہر نامہ قدیم کا ایسا جدا گانہ تصور جہنم ہے۔ انیسویں صدی میں شائع کیے جانے والے یہ ڈسٹنٹ مسیحیوں کے قدیم مہر نامہ میں جہنم کا ممکنہ تکرار تھا جس سے اس کا تکرار تصور بھی لکھیل پاتا تھا لیکن عیسوی صدی میں انہوں کی شائع کردہ کتاب مقدس اور نئے اردو بائبل دونوں نے مہر نامہ قدیم میں صرف دو

جبکہ پہلی بار ۱۹۳۶ء اور دہائی ۱۹۵۰ء میں جنم لکھنے پر اتفاق کرتی تھی (۱۹۳۶ء میں اس دہائیوں
 درمیان سے صرف انہی بات داغ ہوئی ہے کہ جنم خدا کے سامنے ہے یہ وہ ہے اور وہ اس کے
 حال سے خوب واقف ہے اور اس پر اسٹنٹ سمجھیں کی اگر کسی کی پہلی نگ نگھور دہائی
 سے اس تصور جنم کا سوال کرے تو یہ صورت حال سامنے آتی ہے:

نگ نگھور دہائی	کتاب مقدس اور اسلام کی دہائی
جنم میں خدا کے ہر کسی آگ ہے۔ جنم میں خدا کو اور تم ہی: اس کی کوئی چیز خدا سے پر علیہ نہیں ہے۔ جنم میں ہر کسی ہی، جنم میں دیکھنا اور کل ہے کہ کبھی نہیں بھرتی: جنم میں کبڑے لگی ہی جو چلیں کو آگے دیکھ ہر طرف سے پت جائیں گے۔	جنم خدا کے سامنے ہے یہ وہ ہے اور وہ اس کے حال سے خوب واقف ہے۔

جبکہ یہ تحریک کلام مقدس نے مولیٰ انھیں درمیان ہر جگہ سے جنم کا خاکہ کر رہا ہے۔
 اس میں اب جنم نہیں بلکہ عالم اسل کا تصور رہا ہے۔
 اور یہ اہلوں کے عہد نامہ جدید میں جنم کا تقابلی تصور:
 اور میں شائع ہو رہی ہیں۔ عہد نامہ جدید میں تصور جنم کی بحث کے بعد آج
 اب اسی موضوع کی صورت حال کو اور ہی میں شائع کیے گئے ہیں عہد نامہ جدید میں ملاحظہ
 کیجئے مگر پہلے درج ذیل جدول پر ایک نظر اراں کیجئے۔

درمیان انگی	عہد نامہ جدید ۱۹۳۲ء	عہد نامہ جدید ۱۹۶۰ء	عہد نامہ جدید ۱۹۷۰ء	کتاب مقدس ۱۹۰۰ء	کلام مقدس ۱۹۵۶ء	عہد نامہ جدید ۲۰۰۵ء
تقریباً ۲۲	جنم	جنم	جنم	جنم	جنم	جنم
تقریباً ۲۹	جنم	جنم	جنم	جنم	جنم	جنم
تقریباً ۳۰	جنم	جنم	جنم	جنم	جنم	جنم

عالم بدست	عالم اعلیٰ	عالم بدست	عالم بدست	عالم بدست	عالم بدست	عالم بدست
عالم بدست	عالم اعلیٰ	عالم بدست	عالم بدست	عالم بدست	عالم بدست	عالم بدست

اس جدول میں مذکور مہدیاؤں میں صرف ایک یعنی کلام مقدس کی تصویق مسیحیوں کا ہے۔ جبہ پانچ پرانے مسیحیوں کے شائع کردہ ہیں۔ گویا یہ نقشہ پرانے مسیحیوں کی فکر اور سوچ کے رجحانات کو ظاہر کرتا ہے۔ اس کی دہریہ مز میں Hell یعنی جہنم کی جہانے (دوزخ، عالم فحش، قبر، عالم بدست، حادث، عالم اعلیٰ، پانی اور موت) گل آلود اصطلاحات اختیار کی گئی ہیں۔ اور ادب میں جہنم کے بدلے دوزخ کا استعمال دیکھ کر ہے کہ یہ اصطلاح آپ جہنم کا نام معنی گلی اور گھسی جاتی ہے۔ لیکن جیسے حادث اصطلاحات کے معانی اور مقام کام ایک دوسرے سے کافی مختلف ہیں۔ اس لئے جہنم کے بدلے ان کا استعمال سوچ بگر میں واضح تبدیلی کا آئینہ دار ہے۔

پرانے مسیحیوں کے جدید مہدیاؤں کے مقابلے میں تصویق مہدیاں جدید صرف دو اصطلاحات: جہنم اور عالم اعلیٰ استعمال کرتا ہے۔ موضوع اور بحث کے حوالے سے تصویق فکر کی داخلی صورت حال کے بارے میں یہ مثال اس سے زیادہ بگڑ چکی کہ مکمل کیونکہ انہوں اس سے گل آلود ہے ایک ہی مہدیاں جدید شائع کیا تھا جو آپ نادر امور دور ہو چکا ہے۔

اس جدول سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ ۱۸۴۲ء سے لے کر ۲۰۰۵ء تک شائع ہونے والے جدید مہدیاں گلیں میں سے صرف تیرہ دہریہ میں اعلان کرتے ہیں۔ جبہ دہریہ مز میں ان کے باہم مخالف رجحانات واضح نظر آتے ہیں۔ ۱۸۴۲ء اور ۱۹۷۰ء میں شائع ہونے والے دو مہدیاؤں میں صرف دو دہریہ (مکلف ۲۰: ۱۳، ۱۳) میں اختلاف ہے ایک نے قبر تک دوسرے نے حادث لکھا ہے۔ دوسرا ذکر کرنے کا یہ Flashes کو حادث لکھا

ہے۔ ان دونوں کا موازنہ ۱۸۶۰ء میں شروع ہونے والے عہد نامہ جدید سے کریں تو اختلاف چودہ سزوں میں مانتے آتا ہے۔ عالم ادراج کے بدلے میں دونوں نے عالم طبیب، قیصر اور حالت کو اختیار کیا۔ ان اصطلاحات کو سو سو صدی کی مشہور اصطلاحوں یعنی کتاب مقدس اور کلام مقدس نے ترک کر دیا ہے۔ ان دونوں کا اختلاف عالم ادراج اور عالم اصل کی طرف دو اصطلاحات تک محدود تھا مگر اب نئے عہد پائل سطور ۲۰۰۵ء نے Hall کی بجائے پائل صورت اور قیصر کرپا ہی انشاکا فانت اور صرح کی حدود کو اپنا کتب خانہ کر دیا ہے۔

اب یہاں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ کیا عالم ادراج، عالم اصل، پائل صورت اور قیصر اصطلاحات ہیام حروف ہیں یا ان کے معنی اور مفہوم میں اختلاف پایا جاتا ہے؟ آئیے اس سوال کے جواب پر غور کرتے ہیں۔

عالم ادراج اور عالم اصل کیا ہیں؟

قاسم الکتاب میں اردو غماں سنجیوں کے پائل ایک مستخرج مربع کا درجہ حاصل ہے کے مطابق عالم ادراج:

”چکاروں کی آخری سزا سے فیض خردوں کی چکر یا حالت“ ہے: یہ پڑائی نقطہ Hades کا دروازہ جس سے پڑائی روح نکلے اور وہ اپنے دشمن کے افسانوں سے لیا گیا ہے۔ پھر یہ کہ عہد نامہ سے میں عالم ادراج پر زیادہ روشنی نہیں ڈال سکتی۔ مزید برآں عالم اصل کے بارے میں قاسم الکتاب میں لکھا ہے کہ یہ عبرانی نقطہ شیعل کا ترجمہ اور پائل کا حروف ہے (۴۸)۔ اور پائل کا معنی سب سے نیچا جہان دکھایا گیا ہے (۴۸)۔

عالم ادراج، عالم اصل اور پائل کی اس توفیق اور تخریج کو مانتے دیکھیں تو ایک یہ بات واضح ہوتی ہے کہ عالم اصل پائل خردوں کی حالت نہیں بلکہ ان کی چکر کا غور کرتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ عالم ادراج اور عالم اصل پائل خردوں کا حروف اصطلاحات نہیں ہیں کیونکہ عالم ادراج خردوں کی چکر کو کہتے ہیں۔ خردوں کی یہ چکر میں کھنچے ہوئے چل جانے کی صورت میں ہوا میں اور طوق اور چالنے کی صورت میں پائی میں۔ دونوں کے کھانچنے کی صورت

میں ان کے جسم کا حصہ بھی ہو سکتی ہے۔ جبکہ عالمِ اسفل جو سب سے نیچا جہان ہے وہ بھی پر
ذہن کے لوہے کا جس میں پانی پتھر ندوں کے جسم میں نہیں ہو سکتا۔

اسی طرح یہ کہنا بھی مشکل نہیں رہتا کہ موت اور قبر عالمِ ارض اور عالمِ اسفل سے بہت
فصل ہے۔ موت تو رواج کے جسم سے اس طرح نکل جاتے کہ عام ہے جس کے بعد کوئی
انسان اس جہانِ رنگ و بو میں نہیں رہتا۔ دے ذہن کی فکر کے بعد یہاں اس کا کوئی جی
قائم ہو سکتا ہے صحت و مرض یہاں جی و طبع کا معاملہ سمجھنا ہے اس کی جائیدادیں وہاں
کے عہدے و معاشرے میں حاصل کیا گیا اثر و سوشل لینڈین و غیرہ جاتی نہیں رہتے۔ قبر وہ
جگہ ہوتی ہے جس میں میت کو دفن کر دیا جاتا ہے۔ گورہ ٹاؤ ہے کہ قبر سب سے نیچا جہان
نہیں ہوتا اس سے ذرا اونچائی میں بعد بھی کئی جگہیں ہو سکتی ہیں۔ مثلاً پہاڑی علاقے میں
وہاں پہاڑی لوگ کسی پہاڑی پر قبر کھود کر میت کو اس میں دفن کر دیتے تو وہ قبر سب سے نیچے
نہیں ہو سکتی۔ وہ ٹھیک علاقے ہیں جہاں پانی جمع ہو جانے کا قصہ ہوتا ہے وہاں کے لوگ عموماً
مروجہ جگہوں پر اپنے مردوں کو دفن کرتے ہیں۔ اس طرح قبری سب سے نیچا جہان نہیں ہو
سکتا۔ فقیر نے کہ عالمِ اعلیٰ کے بدلے میں اعلیٰ کی جالے والی یا اصطلاحات ہم سنی اور جہنم پر
ولادت کرنے والی نہیں ہیں۔ جب جدید اصطلاحات جہنم کے مترادف نہیں ہیں تو جہنم کی
جگہ ان کا احتمال جہنم کے قریب تصور میں ضرور ایک نئی تبدیلی پیدا کرتا ہے۔

معدیہ یا بحث سے ایک بات یہ بھی سامنے آئی تھی کہ کتابِ مقدس نے لاءِ اعلیٰ کے
بدلے میں ارض و مریں عالمِ ارض لکھا ہے اس سے یہ سوال ذہن میں آ سکتا ہے کہ عالمِ
ارض کیا ہے اس کے لیے اگر ہم ارض و مریں کو نکال کر کے دیکھیں تو یہ عالمِ ارض کا یہ تصور
ہوتا ہے

عالمِ ارض انکی جگہ ہے جہاں ہر لوگ گل مریں جاتے ہیں مگر خدا اپنے
مقدس لوگوں کو عالمِ ارض میں مرنے کی نوبت تک نہیں بھیجتے دیتا۔ عالمِ
ارض ایک جگہ سے دوسری جگہ بھی کر جا سکتا ہے۔ مریں کی حد نہ کرنے
والے عالمِ ارض میں غلاب میں بھی جتا ہوتے ہیں۔ عالمِ ارض کی

کھولیں بھی ہیں۔ عالم ادراج کو موت کے ساتھ دوزخ عذاب کی جھلک میں
 داخل دیا جائے گا۔ کفر لغوم عالم ادراج میں اترے گا (۴۶)۔ حضرت یحییٰ علیہ
 السلام نے پطرس سے فرمایا ”تشریحی آیتوں کے کچھ ہیں کہ پطرس ہے اور
 میں اس پطرس پر اپنی گھوڑی بناؤ گا اور عالم ادراج کے کھدوے اس پر غالب
 رہا کیجئے۔“ (۵۰)

دلچسپ بات یہ ہے کہ مہدئ مسیح کی دور سزا میں کتاب مقدس نے عالم ادراج
 لکھا ہے اور جن کا ظاہر مسکام بائبل اور پطرس کا کیا ہے کام مقدس نے انہیں میں عالم ادراج
 لکھا ہے۔ اس طرح عالم ادراج کے بارے میں بھی وہی کچھ لکھا جائے گا جو عالم ادراج کے
 حلقوں کا چاہیگا ہے۔ لیکن کتاب مقدس نے مہدئ مسیح میں عالم ادراج انہیں ایک پاگل
 کا استعمال کر کے انکشاف معنی کی طرف اشارہ کیا ہے مگر وہاں بھی کام مقدس نے عالم ادراج
 لکھا ہے۔ مگر کام مقدس کے حرمین کے نزدیک عالم ادراج اور پاگل وہیں عالم ادراج
 کے حرمین ہیں لیکن کتاب مقدس کے حرمین کے نزدیک ایسا نہیں۔ ان کے نزدیک عالم
 ادراج اور پاگل دو مختلف امور ہیں۔ عالم ادراج اولیٰ دوزخ پر ایک نظر ڈالنے کے بعد اب
 ہم پاگل کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔

پاگل کیا ہے؟

مہدئ دوزخ میں یہ معلوم ہوا تھا کہ کتاب مقدس نے مہدئ مسیح میں سوالے دوزخ
 مہدئ کے دوزخ hell یعنی جہنم کی بجائے پاگل لکھا ہے۔ اس کے بارے میں سوال یہ
 ہو سکتا ہے کہ مہدئ مسیح اس اصطلاح کے بارے میں کیا معلومات پائی کرتا ہے؟ اس
 سوال کے جواب کی تلاش میں کتاب مقدس کی دوزخ گردانی کی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ
 پاگل کا استعمال صرف انہیں دوزخ تک محدود نہیں ہے جن میں کنگ جیمز بائبل
 نے hell لکھا تھا بلکہ مہدئ مسیح کی دور سزا میں بھی یہ اصطلاح پائی جاتی ہے جن کی
 تعداد بہت زیادہ ہے۔ لہذا سب معلوم ہوتا ہے کہ ان تمام دوزخ کو پاگل کو کہنا
 چاہیے کہ یہ کیا ہے؟

گنتی کے سوا کچھ کے مطابق بلکہ چکر دار لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلاف اٹھے اور گتہ ایضاً کہیں۔ اس گتہ کی کئی اٹھیں سزائیں ملی کر زمین ان کے پاؤں تلے پھنس گئی اور ان کے سب آدمیوں کو اور ان کے بال اسباب کو گل گئی۔ ان کے اس انجام کو چھپتے ہی پاؤں میں اٹا کا کہا ہے (گنتی ۳۰: ۳۳)۔

پاؤں ایک ایسی جگہ ہے جس میں حالت تکمل رہی ہے۔ یہ ایک زمین کی فصلوں اور پھالوں کو کٹتے دیکھ کر گنتی ہے (استقامہ ۲۲: ۲۲)۔ اس میں سے پاؤں بھی ہوتی ہیں جو کسی شخص کو پکڑ لیتی ہیں (۲)۔ سونگل ۲۲: ۲۲ اور ۵: ۱۸)۔ یہ ان کی گوری جگہ ہے جو کئی گھنٹے بھرتی۔

پاؤں کے کاتیبین خدا کے سرور، اس کی دوستوں، اس کی باندہ ہیں اور گورائوں کو بیان کرنے کے لیے پاؤں سے لکھیں دیتے ہیں (ایوب ۱۸: ۱۸)۔ مثال ۲۰: ۲۰)۔ اس طرح کی آدم کے پاؤں، ان کی آنکھوں، طیرت اور عظیم آدنی کو بھی پاؤں سے لکھیں دی گئی ہے (امثال ۱۵: ۱۵) اور ۲۰: ۲۰)۔ طویل بات ۲۰: ۲۰)۔

پاؤں ایک جگہ ہے جس میں قبر خدا کے گئے جاتے تک چھوڑنے کی امید لائی جا سکتی ہے (ایوب ۳: ۳)۔ ایک نامید شخص ہی پاؤں کی خواہش کرتا ہے: پاؤں کے چھانک اور جو بھی ہوتے ہیں جو نہ گئی ہو سکتا ہیں (ایوب ۷: ۷)۔ ۱۰: ۱۰)۔ ۱۱: ۱۱)۔ ۱۲: ۱۲)۔ پاؤں کے جسے لوگوں کی ہڈیاں توئی اور کھڑی پی دی ہوتی ہیں جیسے ہل چکر زمین کو گویا جاتا ہے (زبور ۱۳: ۱۳)۔ پاؤں غریبوں کو بھی اور تمام گھل جاتا ہے (امثال ۱۳: ۱۳)۔ کوئی بھی شخص اپنی جان کو پاؤں میں جاتے سے نہیں بچا سکتا (زبور ۸۹: ۸۹)۔ پاؤں میں درد اور پھر سے مرتے ہیں اور لوگ اس میں جاتے ہیں اور کچھ ٹھنڈی میں گر جاتے ہیں (زبور ۱۱۹: ۱۱۹)۔ پاؤں میں سوز بھی بچاے جاسکتے ہیں (زبور ۱۱۹: ۱۱۹)۔

شریے اگرچہ غرضالی میں زندگی بسر کرتے ہیں مگر چھانک پاؤں میں اتر جاتے ہیں (ایوب ۲۱: ۲۱)۔ زبور ۱۵: ۱۵)۔ یہ خدا کے سامنے مریاں ہے (ایوب ۲۶: ۲۶)۔ مثال ۱۱: ۱۱)۔ یہ ان کی جگہ ہے جہاں شریے اور خدا کو بھول جانے والے جا گئے (زبور ۱۱۹: ۱۱۹)۔

۱۷۳۱ء۔ یہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں لوگ نہیں جانا چاہتے اور خدا سے اس سے بچنے کی دعا کرتے ہیں کیونکہ یہ اس کے قہر کی جگہ ہے۔ (زیر ۱۷۳۹ء، ۶۳)۔ یہاں حضرت کی ماضی پاتال کو ہائی ہیں (احوال ۱۸۷۲)۔ جو شخص اس کے بہکاؤ سے نہیں آجاتا ہے اس کے قدم پاتال میں آچکے کر رہے ہیں کیونکہ یہاں وہ حضرت کا گھر پاتال کا راستہ ہے (احوال ۱۵۱۵ء، ۱۷۱۲)۔ پاتال کی ہوائیں بھی ہے جو جتنی ذاتی ہے اور اس میں شراب و مہم اور مہاش اپنی رنگہ لہوں سمیت اس میں آتے ہیں گے (احوال ۱۶۳۰ء، ۱۷۱۵)۔ ۱۷۱۳ء (حقوق ۱۵۲)۔ نئی اسرائیل قوم بلوئی طور پر ایک فاضل حضرت کی طرح ہے جو اپنے آپ کو طوطیوں کے کہے بارشوں کے پاس پہنچی ہے اور خود کا نکاح کرتی ہے جتنا پاتال بہت ہے (نحوہ ۱۷۱۵)۔

خود کو خدا اور اللہ جاننے والے حکمران پاتال میں جائیں گے (حقوق الی ۱۸۲۸)۔ ۱۷۳۱)۔ پاتال ایک ایسی جگہ ہے کہ وہاں لوگوں کو اس میں لانا ہوتا ہے تو ان کی بھی ایسا طور پیدا ہوتا ہے جس سے قوم اقوام لڑتیں ہو جاتی ہیں (حقوق الی ۱۶۳۱، ۱۷۱۵)۔ پاتال ایسی جگہ ہے کہ وہاں میں درد اور دالے جائیں گے تو وہ اپنے خدا کو یاد اور صاف رہنے سے بات چیت بھی کر سکیں گے (حقوق الی ۱۷۳۲)۔ جس سے برے یہاں پاتال اور بارہب آسراء اپنے جتنی جھیاہوں کے ساتھ پاتال میں آتے جاتے ہیں (حقوق الی ۱۷۳۲، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶)۔

پاتال میں شروع کی گئی جاتی ہیں مگر خدا اپنے مقدس لوگوں کو اس میں سڑنے نہیں دیتا (زیر ۱۷۱۶)۔ پاتال بہت لمبی جگہ ہے۔ اس حضرت داؤد علیہ السلام نے خدا سے دعا کی کہ وہ انہیں پاتال میں جانے والوں کی مانند بنادے (زیر ۱۷۳۸)۔ وہاں حضرت داؤد علیہ السلام کو اپنے جتنی تو انہوں نے فکر کیا کرتے ہوئے عرض کیا اس نے ان کی جان کو پاتال سے نکال لیا (زیر ۱۷۳۰)۔ لوگ پاتال کا ریزہ اور ان کا فتنہ پاتال کا قسم ہے! خدا انہیں لوگوں کی جان کو پاتال کے اختیار سے بچاؤ لیتا ہے (زیر ۱۷۱۶، ۱۷۱۷)۔ ۱۷۱۶)۔ یہ لوگوں کو پاتال کے قابو اور ہر وقت سے نجات دے دی جاتی ہے (نحوہ ۱۷۱۶)۔

مذکورہ مختصر لوگ پاگل میں جانے سے بچا جاتے ہیں (احوال ۱۵: ۶۶)۔ جوں کی
خاطر جن لوگوں کو چلایں گی بھر پورے کی وہ پاگل میں جانے سے بچا جائیں گے وہاں
جانے سے بچا دیا جائے گا (احوال ۲۳: ۱۴)۔ پاگل میں کوئی کام موصوب علم یا حکمت
نہیں ہے (امام ۱۹: ۱۰)۔

کسی کو آزادانہ کے لیے پاگل سے نکلوانا طلب کیا جاتا تھا (سورہ بقرہ ۱۱)۔ پاگل
کسی کی آمد پر احتیاج کرنے کے لیے جتن کھاتا ہے ان سب مردوں کی دھوکا دہن
ہے۔ عورتیں بھی دھوکا دہن سے بچنا چاہیں۔ سب دھوکا دہن کو بچنے کے لیے
کھڑا کرنا ہے (سورہ ۱۴: ۹)۔ پاگل میں لوگوں کی شان و شوکت اور ان کے سادات کی
غرض آزادی آزادی جانتی ہے وہاں میں کبڑے بھی ہوتے ہیں (سورہ ۱۴: ۱۱)۔ بکھڑا
پاگل سے صبر و ضبط و اندھا دیکھتی ہیں جس کی ہے وہ دیکھتا ہے کہ وہی بکھڑا ہے
گا (سورہ ۸: ۱۵)۔ مگر انہیں بتا دیا گیا کہ ان کا یہ بھائی قائم نہیں رہے گا اور جب سزا کا
ملا ہے پھر انہیں پاگل کر دیا (سورہ ۸: ۱۶)۔

پاگل خداوند کی حالت نہیں کر سکتا (سورہ ۸: ۱۷)۔ خدا پاگل میں اترا جانے
والوں کو دہرا دہرا کرے گا (حزقی ایل ۲۶: ۲۰)۔ بکھڑا خداوندی سے بچنے کے لیے
پاگل میں جا سکتے ہیں مگر وہ انہیں وہاں سے بھی نکال کر نکال سکتا ہے (عاموس ۲: ۱۹)۔ بکھڑا
کا یہ بھی پاگل یا عالم اعلیٰ ہے۔ جب معرفت انہیں نے اللہ سے علیحدگی کی تو انہیں پاگل
سے نکال دیا گیا (ع ۲۲: ۱۷)۔

پاگل کو نکال دینا ضروری نہیں بلکہ بکھڑا پاگل یا بکھڑا کی سہارے ball کہتی
ہے۔ کتاب مقدس میں پاگل کے تصور پر ایک کوئی تکرار لے کے جو ہم اردو بکھڑا ہی
میں تصور جہنم کو بکھڑا لیتے ہیں۔

معاصر اردو بکھڑا میں جہنم:

مذکورہ بالا کلمہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ جہنم انگریزی یا بکھڑا اور ان کے نتیجے

میں چھویں صدی کی اور دہائیوں نے انکی اپنے مہندسہندہ نام میں جنم کے ذکر کو انکر دور
 میں جنم کر دیا ہے۔ مہندسہندہ کی اس دور میں انکی جنم کو حذف کر دیا گیا ہے۔ مہندسہندہ
 کی حیر دور میں جنم کا ذکر اب بھی پایا جاتا ہے۔ ان کا بیان ہوا ہے کہ ان کا چاہ ہے۔
 اب یہاں آخری یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ مہندسہندہ کی جنم دور میں جنم کا ذکر کیا ہے
 ان کا اگر کیا کر کے دیکھا جائے تو جنم کی کیا انکی سامنے آتی ہے؟ اس سوال کے قائل نظر
 مہندسہندہ کی حیر دور میں جنم فرام کرنا ہے:

جو جنم اپنے بھائی کو الحق کہے گا وہ جنم کا سزاوارہ گا۔ جس جنم کو اس کی
 آگہ ہوا کہ یا اس کی فکر کر کھا میں جنم کا سبب نہیں تو اسے چاہئے کہ وہ
 انکی نکال کر بھیک دے۔ وہ اس کا سزاوارہ جنم میں ڈال دے گا۔ وہ ان
 اور ان کو جنم ہلاک کر سکتا ہے۔ یہودیوں کے یا کار لیا اور فریسی جب کسی کو
 اپنا سر دینا چاہتے تھے تو اسے بھی جنم بنا دیتے تھے۔ وہ جنم کی سزا دے سکتے تھے
 انکی کے۔ جنم کی آگ بھی جنم بھیک۔ کسی کو جنم میں ڈالنے کا اختیار صرف
 خدا کو ہے۔ لہذا صرف اسی سے سزا دینا چاہئے۔ یہاں آگ ہے امانہ دینا کو
 آگ کا دینا ہے اور جنم کی آگ سے جلتی رہتی ہے۔ جنم میں جلا کر
 خالص۔ (۱۵)

خاصہ بحث:

پاکل میں تصور جنم کو لکھنے کے لیے اس بحث میں انگریزی اور اردو زبان میں شارع
 کر دے۔ بحث اور بحث کو سمجھیں کی باتوں کا سلسلہ کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں بحث
 کی توجہ دینا کہ ان چھ دور میں مرکز دینی ہے جن میں ۱۹۱۱ء میں شارع ہونے والی تک
 جنم پاکل نے ۱۹۱۱ء میں جنم لکھا ہے۔ بحث سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ چھویں صدی
 عیسوی کی انگریزی اور اردو باتوں نے ان چھ دور میں ۱۹۱۱ء کے پہلے school
 the realm of death, the world of dead, the depths, death,
 grave, the world below, hades, powers of death, death's

kingdom دلیورنگ کر دی گئی ہے۔ ان الفاظ اور اصطلاحات سے جنم کے اس تصور میں روزِ باہر لی ہوئی ہے جو کنگڈم اور بائبل کی اساس پر تشکیل پاتا ہے۔

اسی طرح اور باہلوں نے ball کی بجائے کئی اور مزید جنم لکھا ہے لیکن کئی اور مزید اس کی بجائے گول، پاگل، عالمِ طیب، عالمِ بدو، عالمِ اصل، قیر اور موت لکھ کر مختلف تصور جنم دینا کیا ہے۔

اس مطالعے سے یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ ball کی بجائے پاگل، عالمِ بدو، عالمِ اصل، عالمِ طیب، عالمِ بدو، عالمِ اصل، قیر اور موت لکھ کر مختلف تصور جنم دینا کیا ہے۔

مختلف باہلوں میں تصور جنم فتح ہو گیا ہے کیونکہ جنم کی بجائے ان میں اب عالمِ اصل کی اصطلاح ہر جگہ استعمال کی گئی ہے۔ دوسری صدی مسیحی میں یہ شکت فرار کی شائع ہونے والی باہلوں کے مجدد مسیحیت میں تصور جنم اب تقریباً معدوم ہو گیا ہے۔

معاشرہِ باہلیں مجددِ مسیحیت کی جنم دہریہ جنم لکھنے پر اتفاق کرتی ہیں ان میں جنم دہریہ اصطلاح استعمال ہوئی ہے اور کئی کئی بار جنم کا تصور جس بار بار سے اب باہلوں میں ہے اس سے انکار کا تصور حاصل نہیں ہو سکتا۔ حالانکہ یہ خیال ہے کہ اس دورِ ماضی کا جنم اسلام کی اہم تعلیمات اور عقائد کے تصور میں ہے۔ جب لوگوں کو مزاحمت کی نفسِ تعلیل اور مقامِ مزاحمت اور کنگڈم میں لے کر آئے تو وہ جنم اور بدکاریوں سے کیجے باز رہی گئے اور یہودی اور کنگڈم اور مزاحمت سے ثابت ہوا ہے کہ جنم سے حلقہ کنگڈم میں پہلی بار اور بدکاریوں کے تصور میں لے لی گئی تھی۔ اگر یہ سب سچ ہوتا اور بدکاریوں کے تصور میں لے لی گئی تھی تو انہیں ہی تو بائبل کی بدکاریوں میں لے لی گئی تھی۔

آخر میں ایک نوجوان صاحب نے لکھا ہے کہ قرآن و حدیث اور اسلامی کتب کا انگریزی میں ترجمہ کرتے ہیں۔ جنم یا روزِ باہر کا ترجمہ لفظ سے کرتے ہیں یہ ذہن

میں دیکھی کہ یہودیوں اور مسیحیوں کی بائبل کا قصود جنم دہائیں ہے جو قرآن و حدیث کی تعلیمات میں پایا جاتا ہے۔ اس لئے وہ اسلامی قصود جنم کی ترجیح کو تفصیل مناسب مقام پر ضرور درکار کریں گا کہ کسی غلط فہمی کا شکار نہ ہو جائے۔

حواشی و حوالہ جات

(۱) تفصیل کے لئے دیکھئے: Denney M. Beagle, *God's Word into English*,

(New York: Harper & Brothers, 1960), pp. 9-33; 34-54

(۲) ۱۹۳۵-۱۹۳۶ء کی تقریریں اس سالوں میں امریکی عیسائی جگہ کی مدرائے اعلیٰ

تاریخ کی تحریر۔ تفصیل کے لئے دیکھئے: David East, *From Ancient Tablets to*

Modern Translations, (Grand Rapids, Michigan: Academic Books,

1983), pp. 259-271

(۳) تفصیل کے لئے دیکھئے: F.F. Bruce, *The English Bible: A History of*

Translation from the earliest English Versions to the New English

Bible, (New York: Oxford University Press, 1st ed. 1961, 1970),

pp. 96-112

(۴) تفصیل کے لئے دیکھئے: John William Burgon, *The Revision*

Revised, (New Jersey: Dean Burgon society, 2nd ed. 2000)

(۵) دیکھئے: اشعار ۲۲:۲۲ تا ۲۲:۲۷ میں کہیں کہہ دیا گیا ہے۔ یہ حوالہ کی بات

ہے کہ پہلی قرآن میں جنم کا صرف ایک بار آ کر ہے۔ وہ بھی پہلی ہی جگہ۔ یعنی اس آیت میں شروع ہو

عراق کی وادی قہر میں ایک بار آ کر ہے۔

(۶) سہولت نامہ ۱۹۲۲ء کی گیت تقریر کا خلاصہ یہ تھا کہ: یہ کتاب طبری نے اس میں

میں الفاظ ۱۹۲۲ء میں لکھا تھا۔

(۷) دیکھئے: یہاں ۱۹۲۶ء تا ۱۹۲۷ء میں کہیں کہہ دیا گیا ہے۔

کہ نام لانے کے بعد وہی گیت ہے کہ جنم دہائی کے مرکز میں ادا ہوئے کے بائبل کے چھاپے، اس کا

تقریر

(۸) دیکھئے: ۱۹۲۶ء تا ۱۹۲۷ء میں کہیں کہہ دیا گیا ہے۔

(۹) دیکھئے: ۱۹۲۶ء تا ۱۹۲۷ء میں کہیں کہہ دیا گیا ہے۔

- [illegible]

2019/2020 學年第二學期 (14)

[illegible]

polymerization (Pn)

(۳) کتاب فقہی میں اگر ہم کسی حد تک دیکھیں تو اس میں بھی یہ کچھ عجیب و غریب ہے کہ اس کے
مؤلف کا نام فقہی میں لکھا گیا ہے اور اس نے (۱۲۸۵ھ) قبل از ہجرت کو متوفی کیا تھا۔ اس کے

(۳۷) دیکھئے۔ مکتبہ خیر خواہ، تاسیس کنندہ، (امیر المکتبہ) مت عابدہ رحمۃ اللہ علیہ اور
مفت محمد امجد علی عثمانی مدظلہ العالی۔

(F.A) دیکھتے ہیں ماسٹر، کیا آپ (F.A) کی کتاب کا ۳۹ لکچر دے سکتے ہیں؟
 جول ۱۹۹۹ء۔

[illegible][illegible]
$$\frac{1}{2}(\sigma^2 + \sigma^2) = \frac{1}{2}(\sigma^2 + \sigma^2) = \sigma^2 \quad (20)$$